79681 ـ اگر كوئى شخص دو افراد كى جانب سے حج يا عمره كا احرام باندھے

سوال

كيا ميرے ليے اپنے متوفى والد اور والده دونوں كى جانب سے ايك ہى عمره كى نيت كرنى جائز ہے، يا كہ ہر ايك كے ليے عليحده عمره كرنا ہوگا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

حج يا عمره صرف ايك ہى شخص كى جانب سے ہو سكتا ہے، ايك ہى وقت ميں آپ والد اور والده كى طرف سے عمره نہيں كر سكتے، اور اس ميں بھى بہتر اور افضل يہ ہے كہ آپ پہلے والده كى جانب سے عمره كريں؛ كيونكہ والده كا حسن سلوك ميں زياده حق ہے، ليكن اگر والده كى طرف سے نفلى عمره ہو اور والد كى جانب سے واجب وہ اس طرح كہ والد نے اپنى زندگى ميں عمره نہ كيا ہو تو پھر آپ والد كى طرف سے پہلے عمره كريں.

كشاف القناع ميں ہے:

" اگر والدين متوفى ہوں يا پھر جسمانى طور پر عاجز تو ان كى جانب سے حج كرنا مستحب ہے.

اور بعض نے يہ زياده كيا ہے كہ: اگر انہوں نے حج نہ كيا ہو, اور امام احمد رحمہ اللہ بيان كرتے ہيں كہ والده كو مقدم كيا جائيگا، كيونكہ وه حسن سلوك كى زياده حقدار ہے، اور والد كى طرف سے فرضى حج كو والده كى طرف سے نفلى حج پر مقدم كيا جائيگا " انتہى

ديكھيں: كشاف القناع (2 / 377).

اور جو شخص حج يا عمره كا احرام دو اشخاص كى طرف سے باندھے تو اس كا وه حج يا عمره اس كى اپنى جانب سے ادا ہوگا.

امام شافعى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اور اگر دو آدميوں نے ايك شخص كو اپنے اپنے والد كى طرف سے حج كرنے كے ليے اجرت پر ليا اور اس شخص نے ان دونوں كى طرف سے احرام باندھ كر تلبيہ كہا تو اس كى اجرت باطل ہو جائيگى، اور اس كا حج اپنى جانب سے

ہوگا، نہ کہ ان دونوں کی جانب سے.

اور اگر اس نے اپنی اور ان دونوں کی طرف سے، یا پھر ان میں سے ایك کی جانب سے تو حج اس کی اپنی طرف سے ہوگا اور اس کی اجرت باطل ہو جائیگی " انتہی

دیکھیں: الام للشافعی (2 / 137).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر اس نے ایك ہی نسك میں دو اشخاص کی جانب سے نیابت کرتے ہوئے دونوں کی جانب سے احرام باندھا تو ان کی طرف سے نہیں بلکہ اس کی اپنی طرف سے ادائیگی ہوگی؛ کیونکہ ان دونوں کی طرف سے ہونا ممکن ہی نہیں، اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک کی طرف ہے.

اور اگر اس نے اپنی اور کسی دوسرے کی جانب سے احرام باندھا تو اس کی اپنی جانب سے ادا ہوگا؛ کیونکہ جب اس کی اپنی جانب سے ادا ہو اور اس نے نیت بھی نہ کی، تو اس نیت سے ہونا زیادہ اولی ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (3 / 97).

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے:

اگر دو آدمیوں نے ایك شخص کو اپنی جانب سے حج کرنے کے لیے اجرت پر لیا اور اس شخص نے دونوں کی جانب سے احرام باندھ لیا تو اس کا احرام اپنی جانب سے نفلی ہوگا، اور ان میں سے کسی ایك کی طرف سے بھی احرام نہیں ہوگا؛ کیونکہ دو اشخاص کی جانب سے احرام نہیں ہوتا، اور ان میں ایك شخص دوسرے سے اولی اور بہتر نہیں.

اور اگر وہ ان میں سے کسی ایك اور اپنی جانب سے احرام باندھے تو احرام اس کی اپنی جانب سے ہوگا؛ کیونکہ دو اشخاص کی جانب سے احرام باندھنا جائز نہیں، اور وہ خود کسی دوسرے شخص سے زیادہ اولی ہے لہذا اس کی اپنی جانب سے ادا ہوگا.

امام شافعی رحمہ اللہ نے کتاب الام میں ایسے ہی بیان کیا ہے، اور الشیخ ابو حامد اور قاضی اور ابو طیب اور اصحاب نے ان کی متابعت کی ہے " انتہی

دیکھیں: المجموع للنووی (7 / 126).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمارے اور آپ کے نیک و صالح اعمال کو شرف قبولیت سے نوازے.

واللہ اعلم .